بلی اور اس کے احکام

فضیلۃ الشیخ عبدالسلام جمالی ﷾

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

بلی ایک ایسا جانور ہے جس سے اکثر لوگ پیار کرتے ہیں اور وہ گھروں میں کئی طرح سے مفید بھی ثابت ہوتی ہے، باقی خطرناک جانوروں کی طرح نقصاندہ بھی نہیں ہے، اس حوالے سے چند ضروری احکام جو اکثر عام آدمیوں کو معلوم نہیں وہ یہاں ذکر کر رہا ہوں، کیونکہ بلی گھریلو جانوروں میں سے ہے اس حوالے سے علم رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

صحابہ کا بلی سے پیار:

عبداللہ بن رافع کا کہنا ہے کہ:

قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: لِمَ كُنِّيتَ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: أَمَا تَفْرَقُ مِنِّي؟ قُلْتُ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأَهَابُكَ، قَالَ: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِي وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ، فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي، فَلَعِبْتُ بِهَا، فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ .

میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی کنیت ابوہریرہ کیوں پڑی؟ تو انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے ڈرتے نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ قسم اللہ کی! میں آپ سے ڈرتا ہوں، پھر انہوں نے کہا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا، میری ایک چھوٹی سی بلی تھی میں اس کو رات میں ایک درخت پر بٹھا دیتا اور دن میں اسے اپنے ساتھ لے جاتا، اور اس سے کھیلتا، تو لوگوں نے میری کنیت ابوہریرہ رکھ دی۔ [سنن ترمذی:3840]

بلی کی وجہ سے عذاب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ ، قَالَ : فَقَالَ : وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا ، وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو عذاب، ایک بلی کی وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی۔ اور وہ عورت اسی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ جب تو نے اس بلی کو باندھے رکھا اس وقت تک نہ تو نے اسے کھلایا نہ پلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔ [صحیح بخاری:2365]

بلی کا کاروبار:

ابوزبیر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ

نبی ﷺ نے اس سے جھڑک کر روکا ہے۔ [صحیح مسلم:4015]

دوسری روایت میں ہے کہ:

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَالسِّنَّوْرِ.

رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ [سنن ترمذی:1279]

بلی کا گوشت حرام ہے؟

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ابن عبدالملک کی روایت میں ہے کہ: عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ، وَأَكْلِ ثَمَنِهَا.

آپ ﷺ نے بلی کے کھانے اور اس کی قیمت کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

[سنن ابی داؤد:3807]

بلی برتن میں منہ ڈالے تو کیا کرنا چاہیے؟

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ. وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً.

"برتن میں جب کتا منہ ڈال دے تو اسے سات بار دھویا جائے، پہلی بار یا آخری بار اسے مٹی سے دھویا جائے، اور جب بلی منہ ڈالے تو اسے ایک بار دھویا جائے"۔ [سنن ترمذی: 91]

بلی وضو کے پانی میں منہ ڈال دے:

سیدہ کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا، قَالَتْ: فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ أَخِي؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ.

ابوقتادہ میرے پاس آئے تو میں نے ان کے لیے (ایک برتن) وضو کا پانی میں ڈالا، اتنے میں ایک بلی آکر پینے لگی تو انہوں نے برتن کو اس کے لیے جھکا دیا تاکہ وہ (آسانی سے) پی لے، کبشہ کہتی ہیں: ابوقتادہ نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف تعجب سے دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے کہا: بھتیجی! کیا تم کو تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "یہ (بلی) نجس نہیں، یہ تو تمہارے پاس برابر آنے جانے والوں یا آنے جانے والیوں میں سے ہے"۔ [سنن ترمذی: 92]

نمازی کے آگے سے بلی کا گزرنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْهِرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ۔

''بلی (کے نمازی کے آگے سے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی کیوں کہ وہ گھر کی اشیاء میں سے ہے۔'' [سنن ابن ماجہ:369]

نقصاندہ بلی کو مارنے کا حکم:

سوال: ہمارے گھر میں ایک بلی آتی ہے اور گھر میں رکھے ہوئے چوزوں کو کھا جاتی ہے، کیا ایسی بلی کو قتل کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ تکلیف کا باعث ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیا جائے؟ جواب: بلی ایک پالتو جانور ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خادم سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ پلید نہیں بلکہ یہ تو گھر میں چکر لگانے والوں میں سے ہے۔

[سنن الترمذي، الطهارة:٩٢]

بلی کی تمام تر قباحتوں کے باجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کا اظہار فرمایا ہے، ہمیں بھی آپ کی اقتداء کرتے ہوئے اس کے ساتھ نرمی کرنا چاہیے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی اشیاء کی خود حفاظت کریں، بلی پر ظلم وستم کرنے کی راہیں تلاش نہ کریں، اس پر ظلم کی پاداش میں ایک عورت کو جہنم میں داخل کر دیا گیا، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو قیدی بنائے رکھا، یہاں تک کہ وہ مرگئی، اس وجہ سے وہ عورت آگ میں داخل ہوئی اسے بلاوجہ روکے رکھا، اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دیا اور نہ ہی اسے آزاد کیا تا کہ وہ خود کیڑے مکوڑے کھا کر گزارا کر لیتی۔'' [صحيح البخاري، المساقاة:٢٣٦٥]

اگر کوئی بلی خون خوار ہے اور گھر کا نقصان کرتی ہے تو اسے مارنے کے بجائے پکڑ کر کسی دور دراز علاقہ میں چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ اپنا ٹھکانہ بدل لے لیکن اسے قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (واللہ اعلم) [فتویٰ اصحاب الحدیث، ج:4 ص:480]